اِس تحریر کی برکات کا انتساب اہلِ بیت رضی اللہ عنہم کی طرف کرتا ہوں

## عصمۃ الانبیاء عند اہلِ السنۃ

# عصمت کا مصداق کون

ظہور فیضی کے دجل وفریب کا

# پردہ چاک

ازقلم

خویدم العلم محمد شاہد قادری بندیالوی

سرگودھا

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔(البقرہ،42)

# "ماعرف نسب الیہ"

کچھ دن قبل ایک شخص بنام ظہور احمد فیضی کی تحریر دیکھنے کو ملی(معقول کا قاعدہ ہے جب عین سچا نہ آئے تو نقیض سچی آتی ہے)جس میں عقیدہ اہلِ سنت کو اس نے ہدفِ تنقید بنایا تھا اور اجماعی عقیدے کو محض دعوٰی کہہ دیا تھا اور عصمت کو غیر کے لئے ثابت کیا۔ہم آگے چل کر عرض کریں گے کہ یہ "عقیدہ اہلِ سنت کا نہیں ہے"۔ایک حوالہ بھی عصمتِ اصطلاحی کا نقل نہیں فرمایا،اہلِ سنت کے نزدیک عصمت انبیاء کا خاصہ ہے۔اس کی تحریر کا باعث جو اس نے خود نقل کیا وہ یہ جملہ ہے:"روافض!تم دلیل نہ بناؤ کہ معصوم تھیں تو مانگنا ہی حق کی دلیل ہے،ادھر بھی خطا کا امکان تھا اور خطا پر تھیں جب مانگ رہی تھیں "۔

اس صاحب نے جملے نقل کیے جو اہلِ سنت کے ایک مشہور عالمِ دین کے تھے جو کچھ لوگوں کے لئے باعثِ نزاع بن گئے۔میری قارئین سے گذارش ہے کہ ان جملوں کو دیانت داری سے پڑھیں اور قلبِ سلیم کے ساتھ تفکر فرمائیں کہ کون سی شے ایسی ہے جو عقیدہ اہلِ سنت کے خلاف ہے یا شریعتِ مطہرہ کے خلاف ہے۔

مزید یہ کہ یہ جملے تو روافض کو کہے جا رہے تھے اس کو مروڑ اور تکلیف کیوں ہوئی،کیا یہ رافضی ہے۔؟ مجھے اس بات کی حیرانگی ہے کہ روافض کب سے اہلِ سنت کے ترجمان بن گئے ہیں ان سے لاتعلقی کی توفیق ان لوگوں کو کب نصیب ہو گی جو اہلِ سنت کے ایک عظیم فرد سے لاتعلقی کا قول کیا،باقی اس نے جن لوگوں کا حاشیہ میں ذکر کیا اور دجل و فریب سے کام لیا،ان شاء اللہ عزوجل مستقل اس پر نوٹ لکھوں گا،ہم نے اہلِ سنت کے کسی فرد کو اہلِ سنت سے خارج نہیں کیا جو خود ہی اہلِ سنت سے خارج ہو

جائیں تو ہم ان کو واپس آنے کی دعوت دیتے ہیں۔قضیہ مہملہ کے درجے میں اتنا ضرور کہوں گا:

"الجنس یمیل الی الجنس"

ان قضایا کی ترتیب کچھ یوں ہے:

شقِ اول: روافض کو خطاب کیا۔

شقِ ثانی: معصوم نہ کہو۔

شقِ ثالث: خطا کا امکان تھا۔

شقِ رابع: جب مانگا تو خطا پر تھیں۔

شقِ اول روافض کو جواب دینے پر دلالت کرتی ہے، شقِ ثانی میں عقیدہ اہلِ سنت کا بیان ہے کہ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے علاوہ کوئی معصوم نہیں ہے، شقِ ثالث انبیاءِ کرام علیہم السلام کے علاوہ ذواتِ قدسیہ سے خطا کا صدور ممکن ہے، شقِ رابع کی تفریع ما قبل قضایا پر مرتب ہے۔چوتھی شق کا حصر نہیں تھا کہ اسی کا ہی اطلاق کیا جاتا اگر بول دیا تو شرعی حکم اس پر کوئی مرتب نہیں ہوتا۔

## ثانیاً:

مؤلف نے جس کو حرفِ تنقید بنایا وہ اعلیٰ حضرت کا فتوی تھا، چنانچہ اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اجماعِ اہلِ سنت ہے کہ بشر میں انبیاء کے سوا کوئی معصوم نہیں جو کوئی دوسرے کو معصوم مانے وہ اہلِ سنت سے خارج ہے"۔(فتاوی رضویہ، ج14، کتاب السیر، رسالہ دوام العیش)

اعلیٰ حضرت کی عبارت چند قضایا پر مشتمل ہے:

شقِ اول: اجماعِ اہلِ سنت ہے۔(ان شاء اللہ ہم ثابت کریں گے کہ اجماعِ اہلِ سنت ہے)

شقِ دوم: بشر کا ہونا۔

شقِ سوم: انبیاء کا ماسوا۔

شقِ چہارم: غیر انبیاء معصوم نہیں۔

شقِ پنجم: یہ نتیجہ پر مشتمل ہے کہ جو غیر انبیاء کو معصوم سمجھے وہ اہلِ سنت سے خارج ہے۔

"انتفاء الجزء یستلزم انتفاء الکل"۔

اس رافضی نے کہا کہ یہ محض دعوٰی ہے بلکہ یہ اس رافضی کا محض دعوٰی ہے۔ انبیاءِ کرام علیہم السلام کے علاوہ کسی کے لئے بھی عصمت کا قول موجود نہیں ہے اگر ہے تو فقط رافضیوں کا۔

مؤلف نے کہا: یہ اس بات پر دلالت نہیں ہے کہ غیر نبی کے لئے عصمت کا قول اہلِ سنت سے خارج کر دیتا ہے"۔

## اقول:

ان شاء اللہ عزوجل ہم اہلِ سنت کی کتابوں سے ثابت کریں گے کہ عقیدہ عصمت انبیاءِ کرام علیہم السلام کا خاصہ ہے اس کا غیر کے لیے اثبات کرنا رافضی ہونے کی علامت ہے یا کورِ باطن کی علامت ہے۔

ہم پہلے عصمت کی تعریف اور اس کی توضیح کرنا چاہیں گے۔

ایک ہے عصمت اور ایک ہے محفوظ، عصمت مصدر ہے اور محفوظ معنٰی اشتقاقی ہے اگر ان دو معنوں کا اعتبار کیا جائے تو نسبت ہی تباین کی ہے "المصادر کلھم انتزاعی" اس کے افراد حصصی کا آپس میں اتحاد ہوتا ہے اس کے افراد کے ساتھ اس کی نسبت متواطی کی ہوتی ہے اور محفوظ کی نسبت اپنے افراد کے ساتھ کلی مشکک کے درجے میں ہوتی ہے۔

## ثانیاً:

عصمت بمعنی مفعول ہو تو مصدر کی چھ اقسام میں سے تیسری قسم ہو گی تو عصمت اور محفوظ میں نسبت عموم خصوص اطلاقی کی ہو گی یعنی ہر معصوم محفوظ ہو گا مگر ہر محفوظ معصوم نہیں ہو گا۔

عصمت کی چار قسمیں ہیں:

(1)عصمتِ منطقی (2)عصمتِ فلسفی (3)عصمتِ شرعی (4)عصمتِ لغوی۔

مگر اس کی اور اقسام بھی بن سکتی ہیں۔

عصمتِ لغوی: عصمتِ لغوی کے پانچ معنی بیان کئے ہیں۔

(1)"حفظ" اِسے حافظ ابنِ حجر نے فتح الباری میں بیان کیا ہے، اوراس پر یہ آیت پیش کی ہے: سَاٰوِیۡۤ اِلٰی جَبَلٍ یَّعۡصِمُنِیۡ مِنَ الۡمَآءِ"۔(2) منع، اوراس پر یہ آیت بطورِ دلیل پیش کی ہے: لَا عَاصِمَ الۡیَوۡمَ مِنۡ اَمۡرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنۡ رَّحِمَ (3)قلادہ (4) حبل (5) سبب۔

(لسان العرب، ج12، ص403، مطبوعہ دار صادر، تاج العروس، مفرداتِ امام راغب اصفہانی)

تمام معانی پہلے معنی کی طرف ہی راجع ہیں فرق اعتباری ہے مؤلف نے لغوی معنی سے لوگوں کو دھوکا دیا ہے۔

## عصمتِ شرعی:

عصمتِ شرعی کی تعریف میں مختلف اقوال ہیں کچھ بظاہر متعارض ہیں۔(ان شاء اللہ کبھی موقع ملا تو اس پر تفصیلی نوٹ لکھوں گا)

## عصمت کی تعریف:

علامہ عبد العزیز پرہاروی رحمہ اللہ النبراس علی شرح العقائد میں فرماتے ہیں:

"حقیقۃ العصمۃ الا یخلق اللہ فی العبد الذنب مع بقاء قدرتہ واختیارہ"۔(ص513)

یہ قضیہ سالبہ ہے، جملہ فعلیہ ویسے تو قیاس کی جزء نہیں بنتا مگر مضمونِ جملہ کے اعتبار سے بن سکتا ہیں۔
عصمت کی تعریف میں قدرت اور اختیار باقی ہوتا ہے، میرے نزدیک یہی تعریف درست ہے جو عدمِ

قدرت کا قول ہے وہ درست نہیں ہے کیونکہ اختیار اور قدرت کے بغیر ثواب مرتب ہونا اور مکلف ٹھہرانا بے محل ہو گا۔"الانبیاء معصومون" یہ قضیہ ضروریہ مطلقہ ہے ایک قول کے مطابق اور یہ قضیہ طبعیہ کے مرتبے پر ہے، عصمت کی تعریف میں عدمِ خلق ذنب ہے یعنی معصوم وہ ہے جس میں ذنب نہ ہو اور غیر معصوم وہ ہے جس میں ذنب ہو سکے اس سے لازم نہیں آتا کہ ذنب ضروری ہو گا۔

یہ قضیہ امکانِ خاص کے درجے میں ہے اور انبیاءِ کرام علیہم السلام کے لئے امکانِ عام کے مرتبے میں ہے جیسا کہ امام ابو منصور ماتریدی فرماتے ہیں:"الامتحان لا تزیل العصمۃ"(النبراس)

## عصمتِ منطقی:

خطافی الفکر سے محفوظ ہونے کا نام عصمتِ منطقی ہے۔

## عصمتِ فلسفی:

"هی ملكة لا تصدر عن اصحاب المعاصی"۔

مؤلف عصمت کے لغوی اور اصطلاحی معنی میں یا تو فرق نہیں جانتا اگر فرق جانتا ہے تو دجل و فریب سے کام لیا ہے اور مؤلف نے جتنے حوالہ جات پیش کئے سب لغوی معنی کے اعتبار سے تھے تو میں اگر ہر ایک کا جواب دوں تو طوالت مخل کا باعث بنے گی، بہر حال میں مؤلف کی چند عبارات پر گفتگو کرنا چاہتا ہوں تاکہ قارئین کو اس کی خیانتوں کی خبر ہو سکے۔

مؤلف نے امام بخاری سے حدیثِ پاک نقل کی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"ما استخلف خليفة إلا له بطانتان بطانة تأمره بالخير وتحضه عليه وبطانة تأمره بالشر وتحضه عليه والمعصوم من عصم الله".

## اقول:

اس میں کون سا لفظ ہے جس کا مدلول غیر انبیاء کی عصمت کو مستلزم ہے۔۔؟

مؤلف کو چیلنج ہے کسی شارح کی طرف سے یہ قول دکھادے کہ "غیر انبیاء اصطلاحی اعتبار سے معصوم ہوتے ہیں" کیونکہ جس عبارت کو تم نے مابہ النزاع بنایاوہ عصمتِ اصطلاحی کا مدلول ہے، تقریب تب تام ہوگی جب اصطلاحی مفہوم کا اطلاق غیرِ انبیاء کے لیے اہلِ سنت کی کتب میں ہو، ان شاء اللہ عزوجل تم مرتے دم تک اپنی ساری ذریت کو ساتھ ملاکر بھی ایک حوالہ بھی پیش نہ کرسکوگے۔

حالانکہ شارحینِ حدیث نے عصمتِ انبیاء کرام کو واجب کہااور غیر کے لئے جواز کے درجے میں یعنی امکانِ خاص کا مقام ہے۔

دوسرا معنی بعض شارحین نے یہ بیان کیا کہ حدیث میں فقط اتنا ہے ایک خیر کی رہنمائی کرتا ہے دوسرا شر کی، ایک کی تفسیر خیر بمعنی فرشتہ ہے دوسرے کی تفسیر شر بمعنی شیطان ہے۔

شارحین تو یہ لکھتے ہیں کہ اس حدیث میں یہ بتانا مقصود ہے کہ تمام امور کا اثبات الی اللہ ہے یعنی کہ جو بچانے والا ہے وہ اللہ کی ذات ہے اور تمام شارحین نے اس کی تعبیر معنی لغوی سے کی ہے جبکہ مؤلف نے اس سے فاسد نتیجہ نکال کر دھوکا دہی سے کام لیا ہے مؤلف کل کو کہے گا انبیاءِ کرام علیہم السلام کے علاوہ دوسروں کو رسول کہنا جائز ہے کیونکہ رسول کا لغوی معنی قاصد ہے حالانکہ رسول کا اطلاق کرنا عرفاً جائز نہیں، اس طرح بہت سارے لغوی معانی کا اطلاق غیر پر ہوسکتا ہے جبکہ شرعاً جائز نہیں۔

مؤلف سے سوال ہے کہ کیا مؤلف اس حدیث کے پیشِ نظر صحابہ کے لئے بھی عصمت کا قائل ہے یا رافضیوں والے عقیدے پر ہے۔؟

مؤلف نے دوسری دلیل امام ابو القاسم قشیری کی کتاب سے دی جس کی عبارت یہ ہے:

"اعلم ان من اجل الکرامات اللتی تکون للاولیاء، دوام التوفیق للطاعات والعصمۃ من المعاصی والمخالفات "۔(ص707، دار المنہاج)

## اقول:

مؤلف نے کیسے دجل و فریب سے کام لیا حالانکہ امام ابو القاسم قشیری ایک ولی کے اوصاف بیان فرما رہے ہیں فقط اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ ولی شریعت کی خلاف ورزی سے بچے گا، قارئین اس مقام کا مطالعہ فرمالیں اگلی عبارت بھی اسی بات پر دلالت کر رہی ہے۔

حالانکہ امام ابو القاسم قشیری رسالہ قشیریہ میں دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

"ومن شرط الولی ان یکون محفوظاً کما ان من شرط النبی ان یکون معصوماً"۔

(ص554، مطبوع دار المنہاج)

اور اسی طرح ایک دوسرے مقام پر فرماتے ہیں:

"لا ينبغي للمريد أن يعتقد في المشايخ العصمة".

جناب!

امام ابو القاسم قشیری تو فرماتے ہیں کہ مشائخ کے لیے عصمت کا اعتقاد رکھنا جائز نہیں اور تمہاری عبارات سے یہ واضح ہے کہ تم تو ایک عام مسلمان کو بھی معصوم ثابت کر رہے ہو اگر اس سے عصمت ثابت کرنا آپ کی دیانت داری ہے تو سب اولیاء معصوم ہیں حالانکہ عقائد اہلِ سنت سے ہٹ کر بھی یہ اصطلاح موجود نہیں ہے جناب آپ تو رافضیوں سے بھی دو قدم آگے ہیں وہ بارہ کے پے در پے ہیں آپ پوری امت کو معصوم ثابت کرنے کے پے در پے ہیں۔

نہیں نہیں دھوکہ دینا چاہتے ہیں آپ تو فقط اہلِ بیت کو معصوم ثابت کرنا چاہتے ہیں کیا آپ ان عبارات کے پیشِ نظر صحابہ کو معصوم کہتے ہیں۔؟

مؤلف نے تیسری دلیل میں امام عبد الوہاب شعرانی کی یہ عبارت پیش کی:

"الفرق بین العصمة والحفظِ بالنظر للفظِ لا للمعنیٰ فافهم"۔

**اقول:**

تمہاراکام نہیں کہ تم "فافھم" کے معنیٰ کو سمجھ سکو۔

امام شعرانی تو یہ بتاناچاہتے ہیں کہ عصمت اور حفظ میں جو فرق ہے وہ لفظوں کے اعتبار سے ہے یعنی اس کا مدلول اصطلاحی ہے۔

اور فرمایا: معنوی یعنی لغوی معنیٰ میں فرق نہیں ہے اس پر آپ کی دوسری کتب شاہد ہیں مثلاً الیواقیت والجواہر، انہوں نے تو عصمت کا اطلاق اپنی کسی کتاب میں نہیں کیا لیکن مؤلف نے یہاں بھی کیسے دجل و فریب سے کام لیا۔

مؤلف نے چوتھی دلیل دیتے ہوئے سورۃ آلِ عمران کی آیت پیش کی۔

**اقول:**

سورۃ آلِ عمران سے حضرت مریم علیہاالسلام کے بارے میں جو مفسرینِ کرام نے لکھامؤلف نے اس سے استدلال کیا، اس مقام پر مفسرین نے لکھا:

"خصھافی ھذاالمعنی بانواع اللطف والعصمۃ"۔

یہاں پر بھی عصمت کالغوی معنیٰ ہے: ہر طرح کی برائی سے محفوظ ہونا، اوران لوگوں کو جواب دینامقصود ہے جولوگ ان پر الزام لگارہے تھے یہ اسی خاص جزیہ کی عبارت ہے کیونکہ مفسرین نے اس کو استقذار سے بھی تعبیر کیا کیونکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت قانونی فطرت سے ہٹ کر تھی تولہذاان کی گواہی دی گئی کہ یہ ان لمحات میں ہر طرح کی برائی سے پاک رہی ہیں جسے مفسرین نے لغوی عصمت سے تعبیر کیا، اور جہاں مفسرین نے دونوں کی عصمت کا قول کیاہے وہ امکانِ عام کے مرتبہ میں ہے مگر قضیہ مختلف ہے۔

مؤلف نے پانچویں دلیل نفسِ مطمئنہ کو بنایا۔

## اقول:

نفسِ مطمئنہ تو بہت سارے اولیاء کو حاصل ہوتا ہے صحابہ کرام کو بدرجہ اتم حاصل ہو گا، تو کیا صحابہ کرام کی معصومیت کا بھی عقیدہ رکھتے ہیں اگر نہیں رکھتے تو یہ خیانت ہے اور یہ دجل و فریب علماءِ سوء کی علامت ہے اگر آپ صحابہ کی معصومیت کا عقیدہ رکھتے ہیں تو یہ عقیدہ درست نہیں ہم آپ کی طرح دجل و فریب سے کام نہیں لیتے۔

چھٹی دلیل مؤلف نے امام ابو نعیم اصفہانی کی عبارت پیش کی:

لوگوں کے تین طبقات ہیں پہلا طبقہ وہ ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے انوارِ ہدایت کا احسان فرمایا تو وہ کفر، شرک اور نفاق سے معصوم ہو گئے۔ دوسرے طبقے پر انوارِ عنایت کا احسان فرمایا تو وہ کبائر و صغائر سے معصوم ہو گئے، والطبقة الثالثة من اللہ علیهم بالکفایة، فهم معصومون عن الخواطر الفاسدة و حرکات اهل الغفلة۔ (اور تیسرے طبقہ پر کفایت کا احسان فرمایا ہے تو وہ فاسد خیالات اور غافل لوگوں کی حرکات سے معصوم ہو گئے)۔

(حلیۃ الاولیاء لابی نعیم، ج 1، ص 350)

## اقول:

اگر کوئی ابتدائی طالبِ علم بھی مؤلف کی اس دلیل کو پڑھے گا تو اس کی دجل و فریب کاری سے ضرور واقف ہو گا کہ مؤلف نے کیسے لغوی معنیٰ سے اصطلاحی معنیٰ کا استدلال کیا یہ مؤلف کے اوصاف میں سے تو ہو سکتا ہے کسی ذی شعور کے نہیں۔

جناب! اس معنیٰ کے اعتبار سے تو تمام مسلمان معصوم ہیں حالانکہ یہ عقیدہ تو کسی کا بھی نہیں اگر آپ رافضیوں کے ترجمان رہے تو ان کے مسلک کو کافی فائدہ دیں گے۔

اس نے مزید لکھا:

"الطبقة الثانیه: من اللہ علیھم بانوار الھدایت فھم معصومون عن الکبائر والصغائر۔

**اقول:**

جناب! اس معنٰی کے اعتبار سے آپ صحابہ کو بھی معصوم سمجھتے ہوں گے۔۔؟ کیونکہ خلفاءِ ثلاثہ اہلِ بیت سے تو افضل ہیں، آپ کو اس کے اجماع پر بھی شک ہے۔۔؟

اس نے مزید لکھا:

"الطبقة الثالثه: من اللہ علیھم بالکفر به فھم معصومون عن الخواطر الفاسدة وحرکات اھل الفعله"۔

**اقول:**

بہت سارے اولیاء کے بارے میں ہمارا حسنِ ظن ہے کہ وہ اس مرتبے پر فائز تھے کیا آپ ان کے بارے میں معصومیت کا عقیدہ رکھتے ہیں جو اجماعِ اہلِ سنت کے خلاف ہے آپ کیوں اسلام کی دیواروں کو منہدم کرنا چاہتے ہیں۔

مؤلف نے صفحہ 14 پر کہا:

"اہلِ کساء آیتِ تطہیر کا خاص مصداق ہیں لہذا انہیں معصوم ماننا فقط جائز ہی نہیں بلکہ دعائے نبوی اور اہتمامِ الٰہی کی قدر کرتے ہوئے معصوم ماننا واجب ہے"۔

**اقول:**

اہلِ کساء آیتِ تطہیر کا مصداق ہیں، اس میں اہلِ سنت کو کوئی اختلاف نہیں، مؤلف چونکہ اہلِ سنت کی کتب سے معصومیت ثابت کر رہا ہے، میرا مؤلف کو چیلنج ہے کہ اہلِ سنت کی کسی کتاب سے یہ قول دکھادے کہ کسی نے اہلِ کساء کو معصوم ماننا واجب کہا ہو، اگر نہیں کہا اور یقیناً نہیں کہا تو مؤلف پر توبہ واجب ہے۔

مؤلف نے صفحہ 15 پر کہا:

"اہلِ کساء یہ ہستیاں عینِ طہارت ہیں جو شخص دل کے ساتھ ان سے تمسک کرے تو وہ بھی طاہر و معصوم ہو جاتا ہے"۔

## اقول:

جناب! جو نبی اکرم ﷺ سے تمسک کرے وہ تو بدرجہ اتم طاہر و معصوم ہو گا لہذا نتیجہ یہ نکلا تمام صحابہ معصوم ہیں حضرت امیر معاویہ، عمرو بن عاص، ابوسفیان وغیرہم رضوان اللہ علیہم اجمعین ان صحابہ میں شامل ہیں۔

تم نے یہ قول پیش کر کے لگتا ہے اپنی سابقہ گمراہیوں سے توبہ کرنا چاہتے ہیں، توبہ تصریحاً کرنی ہو گی، بالکنایہ توبہ قبول نہیں۔

مؤلف نے صفحہ 17 پر لکھا:

"بعد از انبیاء کرام علیہم السلام اگر طہارت و عصمت کو پیکرِ انِ محسوس میں دیکھنا ہو تو اہلِ کساء علیہم السلام سے بڑھ کر کوئی بھی پیکرِ عصمت نہیں ہے، جو قول و فعل اُن سے صادر ہو گیا وہی حق، وہی سچ، وہی طہارت اور وہی نمونہ عصمت ہے"۔

## اقول:

معاذاللہ! تم تو پکے رافضی بلکہ کٹر رافضی ہو، اہلِ سنت کے نزدیک بعد از انبیاء کرام علیہم السلام حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی شانِ اقدس ہے نہ کہ اہلِ کساء کی، مگر ہم تیری طرح دجل و فریب سے کام نہیں لیتے، ہم صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں عقیدہ معصومیت نہیں رکھتے

إِنَّ الْكَلَامَ لَفِي الْفُؤَادِ وَإِنَّمَا ... جعل اللِّسَان على الْفُؤَاد دَلِيلا

جو شخص اہلِ سنت کا ترجمان نہیں اسے کیا حق ہے کہ وہ اپنے آپ کو اہلِ سنت کا ترجمان کہے۔

مؤلف صفحہ 19 پر لکھتا ہے: "گویا کہ وہ انبیاء ہیں"۔

**اقول:**

یہی عقیدہ تو اہلِ روافض کا ہے، کیا ابھی بھی قارئین کو شک ہے۔۔؟

اس کی کتاب پر تقریظ لکھنے والے کے متعلق کیا ابھی بھی شک ہے۔۔؟

مؤلف صفحہ 22 پر لکھتا ہے:

"میں سمجھتا ہوں نورِ ازلی کی بدولت جس مقامِ طہارت و عصمت پر یہ نفوسِ مقدسہ فائز تھے اسی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے ان ہستیوں کو مباہلہ کے لیے منتخب کیا گیا تھا ورنہ معمر اہلِ اسلام کی کمی تو نہیں تھی"۔

**اقول:**

قارئین کو کیا ابھی بھی کسی بات میں شک ہونا چاہیئے جو صحابہ کرام بلکہ افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق کے لیے خفیف الفاظ استعمال کرے، یہ اس کے خبثِ باطن کی ترجمانی ہی ہو سکتی ہے۔؟

**ثانیاً:**

حضرتِ سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی طرف خطائے اجتہادی کی نسبت کرنے میں اسے اور اس کے حواریوں کو تکلیف محسوس ہوتی ہے اور دوسری طرف صحابہ کرام کے لیے خفیف الفاظ بولنے پر کسی کو کوئی تکلیف نہیں۔۔؟

مؤلف صفحہ 24 پر لکھتا ہے:

"چنانچہ سیدنا علی المرتضی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ آپ نے پوچھا: "أي شيء خير للمرأة؟ فسكتوا فلما رجعت قلت لفاطمة: أي شيء خير للنساء؟ قالت: ألا يراهن الرجال فذكرت ذلک للنبي صلى الله عليه وسلم فقال: إنها فاطمة بضعة مني.

## اقول:

ہم مؤلف کی طرح سند پر بے جا بحث نہیں کریں گے مگر اتنا ضرور کہتے ہیں اس میں ایسا کوئی لفظ نہیں ہے جو عصمت پر دلالت کر رہا ہو۔ یہ مؤلف کی دسیسہ کاری ہے لہذا اس سے استدلال بے جا ہے یا کسی شارحینِ حدیث کی طرف سے یہ دکھادے جس نے معصومیت کا اس حدیث سے استدلال کیا ہو

مؤلف صفحہ 26 پر لکھتا ہے:

"آپ نے ملاحظہ فرمالیا کہ غیرِ انبیاء کے لیے اثباتِ عصمت کی مذکور الصدر ساری بحث علماء اہل سنت کے حوالے سے کی گئی ہے، اس میں روافض کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا۔ الخ

## اقول:

عربی کا مشہور مقولہ ہے: "فم یسبح ویدیذبح" اس مقولے کا مؤلف بعینہٖ مصداق ہے۔

حالانکہ مؤلف نے ایک حوالہ بھی اپنے دعویٰ پر پیش نہیں کیا، جو اس کا نقد تھا وہ تو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کی عبارت تھی، وہاں معنیٰ اصطلاحی مراد تھا جبکہ مؤلف نے دجل و فریب سے کام لیتے ہوئے تقریبِ ناقص کے طریقے پر سارے عصمت کے لغوی معنیٰ کے حوالے پیش کیے۔

عربی محاورہ ہے "من تعدی الحق ضاق مذھبه" اللہ تعالیٰ مؤلف کو ہدایت دے۔

میں اب وہ حوالہ جات نقل کرتا ہوں جہاں عصمت کا اختصاص انبیاء کے لیے کیا گیا ہے۔

ملا علی قاری شرح شفاء میں فرماتے ہیں:

"فلا یقال لغیر الانبیاء انه معصوم"۔

مسامرہ کے حاشیہ میں قاسم بن قطلوبغا فرماتے ہیں:

"العصمة من خواص النبوة"۔ (ص266، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

شیخ عبد العزیز دباغ "الابریز" میں بعینہٖ یہی عبارت نقل فرماتے ہیں۔

(ابریز، ص414، مطبوع دار الکتب العلمیہ)

شیخ محمد بن مختار تجانی "الواردات" میں یہی عبارت نقل فرماتے ہیں۔

(صفحہ 109، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ)

ابنِ حجر ہیتمی "الزواجر عن اقتراف الکبائر" میں فرماتے ہیں:

"ان العصمۃ لیست اِلاللانبیاء"۔(صفحہ 92)

بعینہٖ یہی عبارت امام شہاب الدین حلوانی نے "مواکب الربیع" میں نقل کی ہے۔(صفحہ 108)

شیخ عبد الرؤف مناوی نے یہی عبارت اپنی کتاب "فیض القدیر" میں نقل کی ہے۔(ج3، ص449)

علامہ ابنِ عابدین شامی نے "ردالمحتار" میں نقل کی ہے۔(ج4، ص231)

امام ابنِ سبعین نے اپنی کتاب "رسائلِ ابنِ سبعین" میں نقل کی ہے۔

(صفحہ 43، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ)

امام بدایونی "المعتقد المنتقد" میں فرماتے ہیں:

"العصمۃ من خصائص النبوۃ علیٰ مذھب اھل الحق خلافاًللملاحدۃ الباطنیۃ"۔

اسی مقام پر امام تورپشتی رحمہ اللہ کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں:

"فتنۃ ادعاء العصمۃ فی غیر الانبیاء لایعدقلیلا،فھذاالامام المعصوم سِرٌّ اخترعتھا الباطنیۃ لدفع الاحکام الشرعیۃ،وتوھین قضایاالمسلمین،وتضلیل اھل السنۃ والجماعۃ" الیٰ ان قال:یلزم لاھل الدین حفظ لسانھم و آذانھم من تلوث ھذہ البدعۃ ،واللہ المنقذ من الضلال"۔(ص213،212، مطبوع داراھل السنۃ)

## اقول

ان لوگوں کے لیے لمحہ فکریہ ہے جو لوگ دعوی علم کے اتصاف کے باوجود لوگوں کو بدایونی کے نام سے دھوکہ دے رہے ہیں مسئلہ عصمت میں ان کے مؤقف کو سمجھنے کے بعد گفتگو کرنی چاہیئے لوگوں کی واہ واہ کے مطلوب نہ بنو بلکہ رب العالمین کے حضور پیش ہونے سے ڈرو۔

امام فاسی "الاجوبۃ الصغری" میں فرماتے ہیں:

من شرط الولی ان یکون محفوظاً کما ان من شرط النبی ان یکون معصوماً۔

(286، مطبوع دار الکتب العلمیہ)

## نوٹ:

بالکل انہی الفاظ کے ساتھ یہی عبارت دوسری کتب میں موجود ہے مثلاً امام شمس الدین رازی کی حدائق الحدائق، ص130 مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، میں، امام سمہودی کی جواہر العقدین، ص74، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، میں، امام شربینی کی مغنی المحتاج، ج4، ص174، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، امام قسطلانی کی ارشاد الساری شرح صحیح البخاری، ج9، ص289، مطبعۃ الکبری الامیریہ، شیخ احسان محمد دحلان کی سراج الطالبین، ج1، ص15، مطبوعہ ایضاً، قاضی عبد النبی کی دستور العلماء، ج4، ص129، مطبوعہ ایضاً، شیخ تھانوی کی کشاف اصطلاحات الفنون، شیخ الاسلام زکریا انصاری کی رسالہ قشیریہ کی شرح نتائج الافکار وغیرہم۔

امام فخر الدین رازی اپنی کتاب "عصمۃ الانبیاء" میں فرماتے ہیں:

"العصمۃ واجبۃ فی حق الانبیاء" (ص36، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ)

امام محمد بن یوسف سنوسی اپنی کتاب "مکمل اکمال الاکمال" میں فرماتے ہیں:

"العصمۃ مختصۃ بالانبیاء"۔ (ص154، ج3، مطبوعہ ایضاً)

ابنِ حجر ہیتمی "فتاویٰ حدیثیہ" میں فرماتے ہیں:

"الاولیاء وان لم یکن لھم العصمۃ بجواز وقوع الذنب منھم ولا ینافیہ الولایۃ۔

آپ اپنی دوسری کتاب "الفتاوی الکبری" میں فرماتے ہیں:

"ان العصمۃ فی ذلک لیست لغیر الانبیاء۔(ج3،ص487،مطبوعہ ایضاً)

حافظ ابنِ حجر عسقلانی "فتح الباری" میں فرماتے ہیں:

"ان غیر النبی ولو بلغ من الفضل الغایۃ لیس بعصوم"۔(ج7،ص226،دارالمعرفہ)

شاہ ولی اللہ محدثِ دہلوی "مسوی شرح موطا" میں فرماتے ہیں:

انہ لا یجوز ان یسمّٰی بعدہ احد بالنبی واما معنی النبوۃ وھو کون الانسان مبعوثاً من اللہ تعالی الی الخلق مفترض الطاعۃ معصوماً من الذنوب ومن البقاء علی الخطاء فیما یری فھو موجود فی الایمۃ بعدہ فذٰلک ھو الزندیق۔(ج2،ص130،میر محمد کراچی)

## تحشیتی:

شاہ ولی اللہ صاحب نبوت کے معنی کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

مفترض الطاعۃ ہو گا، ثانیاً وہ معصوم ہو گا، آگے فرماتے ہیں: جو شخص نبی اکرم ﷺ کے بعد یہ وصف کسی میں مانے تو وہ زندیق ہے۔

جناب! تم نے باربار تفہیماتِ الٰہیہ کی عبارت پیش کی، میں نے تمہیں تصریحی عبارت پیش کی اور تم شطحیات پیش کر رہے ہو۔

شاہ ولی اللہ صاحب "الدرالثمین" میں فرماتے ہیں:

"سئلته ﷺ سوالا روحانیاعن الشیعة فاوسی الی ان مذھبھم باطل وبطلان مذھبھم یعرف من لفظ الامام ولماافقت عرفت الامام عندھم ھوالمعصوم المفترضطاعته الموحی الیه وحیاًباطنیا وھذاھو معنی النبی فمذھبھم یستلزم انکارختم النبوة قبحھم اللہ تعالیٰ۔(ص58،59، مطبوعہ میر محمد کتب خانہ)

## اقول:

شاید کسی قاری کے ذہن میں یہ سوال مقدر پیدا ہو کہ یہ حوالہ جات اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے مؤقف سے کیسے مطابقت رکھتے ہیں۔؟پہلے تو اس وہم کازالہ کر دوں کہ اعلیٰ حضرت نے اہلِ سنت کا مؤقف پیش کیا ہے نا یہ کہ ان کا تفرد ہے۔

## ثانیاً:

جب کتبِ عقائد میں یہ بحث موجود ہے کہ حفاظت کا متعلق غیر نبی کے ساتھ ہے اور عصمت کا متعلق انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ہے تو اس کالازمہ نتیجہ یہ ہے کہ عصمت کا متعلق غیرِ نبی کو بنانا اہلِ سنت سے خارج کر دے گا۔

## ثالثاً:

"**عقیدہ عصمت غیر انبیاء**" خالصتاً روافض کا عقیدہ ہے اوران کے اس عقیدے کی بنیاد اسلام کی دیوار کو منہدم کرنے کے مترادف ہے۔

## رابعاً:

ہماری بحث عصمت کے معنی اصطلاحی میں ہے نا کہ معنی لغوی میں، جس شخص کو معنی لغوی اور اصطلاحی کے درمیان فرق واضح نہ ہو اس کی کیا حیثیت ہے کہ وہ اس خار دار وادی میں قدم رکھے چہ جائیکہ وہ اہلِ سنت کی متفق علیہ عقائد پر بحث کرنے کی جرات کرے۔

## خامساً:

معنیٰ لغوی راجح قول کے مطابق مفردات کے قبیلے سے ہے اور معنیٰ اصطلاحی مرکبات کے قبیلے سے ہے ان دو میں نسبتِ تقابل ایجاب وسلب کی ہے۔

ان کتب کے حوالے جن میں عصمتِ انبیاء پر اجماع کا قول یا عصمت کی بحث کا اطلاقِ خاص انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ نقل کیا گیا ہے:

قاضی عضد الدین الایجی شرح مواقف میں، علامہ تفتازانی شرح مقاصد میں، شمس الدین اصفہانی تسدید القواعد میں، امام کستلی شرح عقائد کے حاشیہ میں، امام خیالی حاشیہ خیالی میں، عبد الحکیم سیالکوٹی حاشیہ سیالکوٹی میں، جملہ شروحاتِ شرح عقائدِ نسفی، اور بدء الامالی کی جملہ شروحات، ابراہیم بیجوری ہدایۃ المرید بشرح جوہرۃ التوحید اور تحفۃ المرید بشرح جوہرۃ التوحید میں، قاضی عیاض مالکی الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ میں، امام اصفہانی القواعد الکلیہ میں، نیز حاشیہ اجہوری میں، حاشیہ صاوی علی خریدۃ البھیہ میں، یہ بطورِ نمونہ کے پیش کی ہیں ورنہ اس عنوان پر کتب کا دفتر تیار ہو سکتا ہے۔۔

## فائدہ:

کتبِ علم الکلام میں عصمت کا اختصاص انبیاء کرام علیہم السلام کے ساتھ ہے، اور غیرِ انبیاء کے لیے کرامت کا عنوان ہے۔

## فائدہ دوم:

عصمت کی اصطلاحی تعریف کا اطلاق غیر نبی پر کسی امام کا قول نہیں ہے مگر روافض کا قول ضرور موجود ہے۔

## فائدہ سوم:

جہاں بھی حدیث، شرحِ حدیث یا مفسرین یا کسی اور مقام پر عصمت کا انتساب غیر نبی کے لیے کیا گیا ہے وہاں لغوی معنیٰ مراد ہے۔

## فائدہ چہارم:

عصمت کا اختصاص انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے اس بات کا مدلول ہے کہ غیر کے لیے عصمت کا قول جائز نہیں، جب یہ روافض کا طریقہ ہے تو اس کا عقیدہ رکھنے والا اہلِ سنت سے خارج ہے۔

## فائدہ پنجم:

جب تمام کتب میں عصمت کا انحصار انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے کیا گیا ہے تو ملازمہ اس کا یہ ہے کہ غیر سے عصمت کی نفی ہے۔

## فائدہ ششم:

جب تمام کتبِ اہلِ سنت میں عصمت کا اختصاص انبیاء کرام علیہم السلام کے لیے ہوا اسی کو اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے اجماعِ اہلِ سنت سے تعبیر فرمایا۔

## فائدہ ہفتم:

اہلِ سنت کے عقائد کی تمام کتابوں میں امامت کی بحث کرتے ہوئے یہ قول موجود ہے کہ امامت کے لیے عصمت شرط نہیں، شرط کا قول روافض کا ہے۔

## فائدہ ہشتم:

مؤلف نے جتنے دلائل دیئے مثلاً نفسِ مطمئنہ یا اہلِ کساء یا دوسرے مقامات سے جہاں لغوی معنیٰ مراد تھا ان میں سے بعض مقامات تو صحابہ، تابعین واولیاء کو بھی حاصل ہیں۔ کیا ان کے لیے بھی عصمت کا قول مؤلف کے نزدیک جائز ہے۔۔؟

## فائدہ نہم:

مؤلف کی تحقیق سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر مسلمان معصوم ہے۔ حالانکہ یہ عقیدہ روافض کا بھی نہیں، مؤلف روافض سے بھی دو قدم آگے ہے۔

## اے مؤلف!

تم کو اعلیٰ حضرت کے نام سے تکلیف ہے تو علامہ بدایونی کی "المعتمد" پڑھیئے۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو عبد العزیز پرہاروی کی "مرام الکلام" پڑھیئے۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو امام بیجوری کی "تحفۃ المرید" پڑھیئے۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو امام لقانی کی "ہدایۃ المرید" پڑھیئے۔۔

اگر ان کو تسلیم نہیں کرتے تو علامہ برزنجی کی "الاشاعۃ فی اشراط الساعۃ" پڑھیئے۔۔

اگر تم کو یہ بھی تسلیم نہیں تو معلوم ہوا تم نے مطلب کا قول لے لیا بغیر دلیل کے دوسرا ترک کر دیا۔

خیر وہ بھی تسلیم نہیں تو ملا علی قاری کی "شرح فقہِ اکبر" پڑھیئے۔۔۔

اگر یہ بھی نہیں تو ابو البقاء عکبری کی "الکلیات" پڑھیئے۔۔

اگر ملا علی قاری بھی تسلیم نہیں تو ابنِ حجر ہیتمی کی "الفتاوی الکبریٰ" پڑھیئے۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو امام عبد الرؤف مناوی کی "فیض القدیر" پڑھیئے۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو امام فاسی کی "الاجوبۃ الصغریٰ" پڑھیئے۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو امام ابنِ بلقینی کی "الوفاء باحوال المصطفی ﷺ" پڑھیئے۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو ابنِ حجر عسقلانی کی "فتح الباری" پڑھیئے۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو عبد الکریم شہرستانی کی "الملل والنحل" پڑھیئے۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو امام ذہبی کی "الملتقیٰ" پڑھیئے۔۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو امام شمس الدین رازی کی "حدائق الحدائق" پڑھیئے۔۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو امام غزالی کی "الاقتصاد فی الاعتقاد" پڑھیئے۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو امام ابو بکر خلال کی "العقیدہ" پڑھیئے۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو امام ابو المعین نسفی کی "تبصرۃ الادلہ" پڑھیئے۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو امام باقلانی کی "تمہید الاوائل" پڑھیئے۔۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو امام ابو الشکور سالمی کی "التمہید" پڑھیئے۔۔۔

اگر یہ بھی تسلیم نہیں تو جس شخصیت کی تقلید کا تم دعویٰ کرتے ہو یعنی امام الائمہ، سراج الامہ، کاشف الغمہ، تلمیذِ رشید امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ، امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رحمہ اللہ کی عظیم الشان کتاب مستطاب "فقہِ اکبر" پڑھیئے۔۔

اگر ان کو پڑھنے کی توفیق نہیں تو اپنی مرضی کی "گرنتھ" پڑھیئے۔

## خلاصہ کلام:

یہ ہے کہ ان سب کتابوں میں عصمتِ انبیاء کرام علیہم السلام کا بیان کیا گیا ہے کسی ایک کتاب میں بھی عصمت کا اطلاق غیر انبیاء پر نہیں کیا گیا، ان سب کتابوں کا ملازمہ کیا بنے گا کہ جو شخص عصمت کا اطلاق غیر انبیاء پر کرے گا وہ اہلِ سنت سے خارج ہے۔ اہلِ سنت کی چودہ صدیوں کی کسی کتاب میں عصمت کا اطلاق غیر نبی پر تم نہیں دکھا سکتے ان شاء اللہ عزوجل، ہاں! روافض کی کتابوں میں موجود ہے کیونکہ یہ روافض کا یہ عقیدہ ایسا نہیں جس کے مابہ الاشتراک سے کوئی منافات لازم نہ آئے کیونکہ جو بھی شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے وہ صحابہ کرام کی ناموس پر حملہ کرتا ہے، ہم اہلِ سنت کا عقیدہ دونوں کی محبت جانِ ایمان ہے۔

خویدم العلم

محمد شاہد القادری

(سرگودھا)

03048603525

4ذوالحجہ 1441ھ بمطابق 25جولائی 2020ء بوقتِ شب